اور ہم بڑی دل سوزی سے یہ بات عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس اقتدار کی اندھی لڑائی میں ملک مضبوط نہیں بلکہ کمزور ہوا ہے اور اس سے ملک کی آبرو میں اضافہ نہیں بلکہ کمی ہی واقع ہوئی ہے۔ اس لیے کہ کسی بھی جمہوری ملک میں حزب اختلاف کو نہ صرف یہ کہ برداشت کیا جاتا بلکہ اس کے وجود کو ناگزیر سمجھا جاتا ہے اور اسی طرح کسی بھی اخلاقی اقدار کے حامل ملک میں ایسی اتہام طرازی اور بہتان بازی کو کبھی پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا جاتا جس قسم کی اتہام طرازی اور دشنام بازی ہماری حکومت نے اختیار کر رکھی ہے۔

ایک حکومت کی رسوائی کے لیے اس سے زیادہ اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے مخالفوں پر جو آئینی اور جمہوری روایات کی پابندی کرتے ہوئے اس کی مخالفت کرتے ہیں ـــــ چوری، ڈاکہ زنی، قتل اور اس قسم کے دیگر گھٹیا الزام عائد کرے اور انہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل کر ان سے ذلت آمیز اور شرمناک سلوک کی مرتکب ہو جبکہ ان افراد میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کل تک حکومت اور حکمرانوں کے شریک سفر تھے۔

ہم بڑے خلوص کے ساتھ حکومت سے یہ کہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اسے حزب اختلاف کو کچلنے اور ان کے خلاف اپنی قوتوں کو صرف کرنے کی بجائے ملک کو بچانے اور اسے مضبوط بنانے میں صرف کرنا چاہیے کہ اگر ملک ہی نہ رہا تو ان کی مضبوطی اور بقا اور دوام کسی کام نہ آسکے گا۔

اور ملک تبھی باقی رہ سکتا ہے جبکہ رواداری اور جمہوری طور طریقوں کو باقی رکھا جائے وگرنہ جمہوریت کے خاتمہ کے ساتھ ملک کا خاتمہ بھی یقینی ہو جائے گا۔ اس لیے کہ ہماری یہ تلی رائے ہے کہ مشرقی پاکستان کے سقوط میں دیگر عوامل کے علاوہ جمہوریت دشمن اقتدار کی اندھی ہوس کا بھی بڑا عمل دخل ہے۔

حال ہی میں صوبہ سرحد و بلوچستان میں نیپ کے گماشتوں کی برطرفی کے موقع پر اخبارات میں افغانستان سے متعلق بھی بڑی تشویش انگیز خبریں چھپی ہیں کہ افغان حکومت نے پاکستان

کے خلاف اپنے پروپیگنڈے کو بڑا تیز کر دیا ہے اور اس کے بعض سربرآوردہ لوگوں نے پاکستان کے متعلق نازیبا باتیں کہیں اور جنگ کی دھمکیاں دی ہیں۔ نیز وہاں اس طرح کے مظاہرے کروائے جا رہے ہیں جن سے پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کے لیے فضا ہموار ہو سکے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ خبریں درست ہیں تو انتہائی افسوسناک ہیں اس لیے کہ ہم اپنے اندرونی معاملات میں کسی بھی بیرونی طاقت کی مداخلت کو گوارا کرنے کے لیے تیار نہیں چاہے وہ طاقت کسی برادر ملک سے متعلق کیوں نہ ہو۔ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے اور اندرون ملک سیاسی اختلافات کوئی بڑی بات نہیں اور قطع نظر اس سے کہ موجودہ حکومت کی روش غلط ہے یا صحیح، کسی بھی دوسرے ملک کو اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ پاکستان پر اپنی مرضی کو مسلط کرے اور اس طرح پاکستان کی خودمختاری کو مجروح کرنے کا مرتکب ہو۔

ہمیں امید ہے کہ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں کھل کر اس چیز کی مذمت کریں گی اور کسی بیرونی طاقت کو اپنے معاملات میں مداخلت کا موقع و اجازت نہیں دیں گی کہ اگر خدانخواستہ یہ روش چل نکلی تو ملک کی تباہی کے علاوہ اس کا اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔

ساتھ ہی ہم افغانستان گورنمنٹ سے بھی درخواست کریں گے کہ اسے اس طرح اپنے برادر ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت سے قطعی اجتناب اور اسے دھمکیاں دینے سے مکمل گریز کرنا چاہیے کہ یہ بات خود اس کے اپنے مفاد میں بھی ہے ورنہ کل یہی صورت اسے اور اس کے ملک کو بھی پیش آسکتی ہے۔